بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۱	۲۸ ماہ وفا ۱۳۲۲ھ ش	۲۵ رجب ۱۳۶۲ھ	۲۸ جولائی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۸٫۸ تھا کھانسی سے بفضل خدا آرام ہے۔ طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب اور سیدہ ام طاہر احمد بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا کریں۔

قادیان ۲۷ ماہ وفا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ
مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم وتربیت اپنے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔ قاضی محمد نذیر صاحب ضلع شیخوپورہ کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

مسلمان ——— اور ——— قرآن

"تحفظ قرآن" کے نام سے مسلمانان پنجاب میں جو تحریک جاری ہے۔ اس کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں ہم بعض خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہم ایک اور پہلو بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جو مسلمان اس طریق سے قرآن کریم کی "حفاظت" کرانا چاہتے ہیں۔ اور جو بخیال خویش اسے بہت بڑا کارنامہ خیال کر رہے ہیں۔ افسوس کہ انہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر اتنا بھی یقین حاصل نہیں۔ جتنا عبد المطلب کو زمانہ جاہلیت میں اسلام کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہونے کی حالت میں بھی حاصل تھا۔ اور جس کا اظہار انہوں نے اس وقت کیا۔ جب ابرہہ نے کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے منکو پر ساٹھ ہزار لشکر سے حملہ کیا۔ ملاقات کے وقت ابرہہ نے اُن سے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں انہوں نے جواب میں صرف یہ کہا۔ کہ آپ کی فوج نے میرے جو اونٹ پکڑ لئے ہیں۔ وہ چھوڑ دئے جائیں۔ ابرہہ نے یہ سُن کر کہا۔ میں کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مگر تم نے اس کی فکر نہ کی۔ اور اپنے اونٹوں کی فکر کی۔ عبد المطلب نے بے پرواہی سے کہا۔ انا رب الابل وللبیت رب یمنعہ یعنی میں تو صرف اپنے اونٹوں کا مالک ہوں۔ اس لئے مجھے ان کی فکر ہے۔ مگر اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کریگا

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابرہہ کے لشکر میں سخت وبا پھوٹ پڑی۔ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ غور فرمایئے۔ کعبہ کی حفاظت کے متعلق عبد المطلب کے سامنے خدا تعالیٰ کا کوئی حتمی وعدہ موجود نہ تھا۔ جیسا قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق مسلمانوں کے پاس اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کی شکل میں موجود ہے۔ پھر اس وقت کعبہ کی حالت تو یہ تھی۔ کہ بتوں سے پٹا پڑا تھا۔ اور شرک کا سب سے بڑا مرکز بنایا جا چکا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ میں قرآن کریم نور ہی نور ہے۔ اور اس میں کوئی ذرہ بھر تصرف نہیں کر سکا پھر کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کیلئے تو ساز و سامان سے لیس بہت بڑا لشکر تُلا کھڑا تھا۔ مگر قرآن کریم کی حفاظت کو خطرہ میں ڈالنے کی آج تک کسی کو کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ اور اگر کسی نے کوئی حرکت کی بھی۔ تو سخت منہ کی کھائی باوجود حالات میں اس قدر اختلاف کے جہاں اکیلے عبد المطلب نے ایک طاقتور غنیم کے سامنے اسلام سے بے بہرہ ہونے کی حالت میں یہ کہدیا۔ کہ کعبہ کی حفاظت وہ خود کرے گا۔ جس کا یہ گھر ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ۔ وہاں آج مسلمان کہلانے والوں نے اخبارات میں اور جلسوں میں چند غیر مسلم کتب فروشوں کے متعلق دوہائی مچا رکھی ہے۔ اور حکومت سے عاجزانہ التجائیں کر رہے ہیں کہ جلد سے جلد

"تحفظ قرآن کا بل" پاس کیا جائے۔ ورنہ قرآن کریم کے محفوظ رہنے کی کوئی صورت نہیں ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ ہے آج کل کے مسلمانوں کی شان۔ ان مسلمانوں کی نہیں۔ جن کے دلوں میں اسلام کی کوئی قدر و وقعت ہی نہیں اور جو مذہب سے کوئی وابستگی نہیں رکھتے۔ اور جو محض اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ بلکہ ان مسلمانوں کی ہے جو اپنے آپ کو اسلام کے خادم اور قرآن کے عاشق قرار دیتے ہیں۔ اگر ان کے اسلام پر کفر اور وہ بھی زمانہ جاہلیت کا کفر خندہ زن ہو۔ تو کوئی تعجب نہیں۔

کاش! اس ڈھب کے مسلمانوں کو معلوم ہو۔ کہ قرآن کریم اپنی حفاظت کے لئے قطعاً اس بات کا محتاج نہیں۔ کہ کوئی قانون بنایا جائے قرآن کریم خدا تعالیٰ کا آخری اور مکمل شرعی کلام ہے۔ اور ابد تک اس کی نہ صرف لفظی بلکہ معنوی حفاظت کا ذمہ وار خود خدا تعالیٰ ہے۔ لفظی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے ساری دنیا میں اس کو پھیلا دیا۔ نیز حفاظ پیدا کر دئے جن کے سینوں میں قرآن کریم کا ایک ایک لفظ موجود ہے۔ اور یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے۔ پھر معنوی حفاظت کے لئے ہر صدی میں مجدد مبعوث کئے۔ اور چودھویں صدی میں جبکہ قرآن کریم میں سب سے زیادہ معنوی تحریف ہونیوالی تھی۔ اور اس کے مطالب کو کئی طریقوں سے بگاڑا جانا تھا۔ خدا تعالیٰ نے وہ موعود نبی مبعوث فرمایا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے یہ بشارت دی تھی۔ کہ لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا۔ یعنی قرآن کے معارف اور حکمات جاننے والا دنیا میں کوئی نہ رہے گا۔ ہر طرف سے اس پر اعتراض ہی اعتراض کرنے والے اور اس کے مطالب کو بگاڑ کر پیش کرنے والے کھڑے ہو جائیں گے۔ تو بھی وہ دنیا میں اس کی صحیح تعلیم اور اس کے حقیقی معارف پیش کرے گا۔ اور سب ادیان کے مقابلہ میں اس کی تعلیم کو برتر اور مکمل ثابت کر دے گا۔

کیا قرآن کریم کی اس رنگ میں حفاظت کوئی قانون کر سکتا ہے۔ اور کوئی حکومت ایسا قانون بنا سکتی ہے قطعاً نہیں۔ قانون نے قرآن کریم کی معنوی حفاظت تو کیا کرنی ہے وہ تو اس کی لفظی حفاظت کرنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا۔ البتہ قرآن کریم کی تعظیم و تکریم کے خلاف کسی قسم کی حرکت کرنے والوں کا کسی حد تک انسداد کر سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کا مطالبہ صرف یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ کسی رنگ میں قرآن کریم کی ہتک یا بے ادبی کے مرتکب ہوں۔ انکی سرزنش کیلئے تکریم قرآن کا بل پاس ہونا چاہیئے۔ اگر اس قسم کا کوئی بل پاس ہو جائے۔ تو اچھی بات ہے لیکن اس سے بھی اہم چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا اور اس کے زندہ کتاب ہونے کا جو انتظام فرمایا ہے اسکی قدر کیجائے۔ اور ان معارف قرآنی سے حقیقی ایمان اور عرفان حاصل کیا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے ہیں۔ تا یہ ظاہر ہو کہ مسلمانوں کو فی الواقعہ قرآن کریم سے محبت ہے۔ اور وہ اس کی پوری پوری

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت

قادیان ۲۷ وفا - یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ہاں کل ڈیڑھ بجے دوپہر دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برکات سے حصۂ وافر عطا فرمائے۔ ہم اس تقریب پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۲۴ جولائی - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل دن میں تمام وقت نارمل ٹمپریچر رہا۔ سوائے اس کے کہ شام کے وقت تھوڑی دیر کے لئے ۹۹.۰ ہو گیا تھا۔ رات کو نیند اچھی طرح آگئی۔ آج صبح ۹½ بجے ۹۸ ٹمپریچر تھا۔ عام طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈلہوزی ۲۶ جولائی - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کل ایک دفعہ ہی ٹمپریچر لیا جا سکا۔ یعنی ایک بجے دن کے۔ اس وقت ۹۸.۵ تھا۔ حضور نے حسب معمول کل بھی دو تین میل سیر کی۔

سیدہ ام طاہر احمد کی علالت طبع

ڈلہوزی سے یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ پندرہ بیس روز سے بہت بیمار ہیں۔ اس دوران میں دل کے سخت دورے پڑتے رہے ہیں۔ پانچ روز نسبتاً آرام رہا۔ مگر اب پھر دو دن سے دل کی تکلیف جگر میں درد اور تیز بخار شروع ہو گیا۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان میں یوم التبلیغ

۲۵ ماہ وفا - یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے قادیان کے مختلف محلوں کے احباب کے ۵۶ وفود بنائے گئے۔ جو قادیان کے مضافات کے ۴۲ گاؤں میں برائے تبلیغ گئے۔ ۲۷۰۰ تبلیغی ٹریکٹ ان وفود کو اور تیس ہزار ٹریکٹ باہر کی جماعتوں کو صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے بھیجے گئے۔

مجلس ارشاد کے زیر انتظام ایک لیکچر

اگر خدائے بزرگ و برتر کی توفیق شامل حال رہی تو مورخہ ۲۹ ماہ ۷ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں مجلس ارشاد کے زیر انتظام یہ خاکسار ایک لیکچر دے گا۔ جس کا عنوان "نیکی اور بدی کے مدارج از روئے اسلام" ہے۔ خواتین کے لئے پردہ کا نیز سننے والوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ چونکہ یہ لیکچر معاً نماز مغرب کے بعد شروع ہو کر ۸½ بجے ختم ہو جائے گا۔ اور نماز عشاء مقررہ وقت پر پڑھی جائے گی۔ اس لئے قادیان کے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ادا فرمائیں۔

سید محمد اسحٰق صدر مجلس ارشاد قادیان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ضروری اطلاع

جب تک نظارت دعوت و تبلیغ کا ایڈریس رجسٹر نہ ہو۔ احباب تار میں پورا پتہ لکھا کریں یعنی صرف تبلیغ لکھنا کافی نہیں۔ ناظر تبلیغ لکھا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترکِ دُنیا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱) نصیحت از الوصیت

اے سُننے والو۔ ذرا کان کھولو — خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ یہ سُن لو
یہی بس۔ کہ اس کے ہی ہو جاؤ بالکل — نہ ہرگز شریک اسکا جانو کسی کو

(۲) بشارت از الوصیت

سبھی دُنیا پہ ہیں مفتوں۔ خدا گویا خیالی ہے — کسی کو ڈر نہیں۔ اک دن قیامت آنیوالی ہے
دکھا اے احمدی جوہر۔ کہ خاص انعام ملجائیں — مبارک ہو۔ ابھی تک قرب کا میدان خالی ہے

(۳) دُنیا متاع الغرور ہے

کبھی اس کے بھروں سے اے میرے یار — نہ دھوکے میں پھنس جانا تم زینہار
بھروسے کے قابل یہ دُنیا نہیں — کہ "کاتک کی کتیا کا کیا اعتبار"

(۴) ترکِ دُنیا کی تفصیل از الوصیت

ترکِ مرضی۔ ترکِ عزت۔ ترکِ جاں — ترکِ زر اور ترکِ لذت بیگماں
ترک اتنے ہوں تو ملتا ہے خدا — ہیں یہ سب مترادفِ "ترکِ جہاں"

(۵) ترکِ دُنیا کے معنی ترکِ فضول ہیں

فضول کو ترک کر۔ اے طائر۔ کہ اڑ سکے تو پروں سے اپنے
نہیں تو دُنیا میں یُوں پھنسیگا۔ ہو شہد میں جسطرح سے مکھی
حلال میں سے بھی صرف وہ لے۔ جو فرض ہو تجھ پہ اور لازم
حرام کر لے فضول گوئی۔ فضول خوری۔ فضول خرچی

(۶) دُنیا ہے جلنے فانی دل سے اسے اتارو (درثمین)

رشتہ اس دُنیا سے اپنا۔ اے مری جاں۔ توڑ دے — دل خدا سے جوڑ لے اور رُوح ادھر کو موڑ لے
عقلمندی بھی یہی ہے حکم بھی ایسا ہی ہے — جو ہے آخر چھوڑنی۔ پہلے ہی سکو چھوڑ دے

(۷) دُنیا کا انجام

تندرستی اور جوانی میں عجب اک جان تھی — آن تھی اور بان تھی اور تان تھی اور شان تھی
پھر گزر گیا زمانہ۔ ہو گیا جسدم ضعیف — ہائے ہائے رات دن اور موت کی گردان تھی
چھوڑ کر سب کچھ۔ چلا جب ہاتھ خالی اسطرف — گھر الگ ویران تھا۔ بیوی الگ حیران تھی
کام سارے تھے ادھورے۔ بندھ گیا رخت سفر — دل بھی مصروفِ فغاں تھا۔ آنکھ بھی گریان تھی
دل میں حسرت۔ مالک و محسن سے مستغنی رہا — تب پتا اسکو لگا جب سامنے میزان تھی

"اخلاق احمد" حصہ دوم

بعض احباب کی طرف سے اخلاق احمد حصہ دوم کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ ان کا اشتیاق ان کے اخلاص کی دلیل ہے۔ اور ہمارے لئے از حد مسرت کا باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ ایسے تمام شائقین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ کتاب کی تیاری میں مصروف ہے۔ ابھی کچھ روز اور انتظار کرنا پڑے گا۔ کتاب کے تیار ہو جانے پر انشاء اللہ اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تاریخ انعقاد امتحان دعوۃ الامیر — یکم ظہور اگست — مہتمم تعلیم

تاریخ اسلام کے سبق آموز فسانے

۲۔ تیس کوڑے

(از شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

خلفائے راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بعد بنو امیہ کے اٹھویں تاجدار حضرت عمر بن عبدالعزیز ہی صرف ایسے فرمانروا ہیں جنہیں لوگ رضی اللہ عنہ کہتے۔ اور پہلی صدی ہجری کا مجدد سمجھتے ہیں۔ یہ عدل و انصاف کے پیکر اور درحقیقت "عمر ثانی" تھے۔ وسعت سلطنت کا یہ حال تھا۔ کہ چین سے لیکر فرانس تک ان کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بابرکت زمانہ میں زمین اسی طرح عدل و انصاف سے بھر گئی تھی۔ جیسی اس سے پہلے ظلم و تعدی سے بھری ہوئی تھی۔ محبت واطاعت رسول میں ایسے محو تھے کہ بڑے سے بڑے دنیوی نقصان کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ مورخین بالاتفاق کہتے ہیں۔ کہ اگر عمر بن عبدالعزیز اسلامی دنیا کے بادشاہ نہ ہوتے۔ تو ولی کامل اور صاحب حال بزرگ یا بہت بڑے محدث اور علوم دینیہ کے زبردست فاضل ہوتے۔ یہی وہ خوش قسمت انسان ہے۔ جس سے بنو امیہ کا ایک فرد ہونے کے باوجود شیعہ تک خوش ہیں۔ اور ان کو "نہائت نیک اور پارسا شخص" لکھتے ہیں۔ (تاریخ اسلام ذاکر حسین صفحہ ۴۳) ان کے عدل و انصاف کے کارناموں سے تمام اسلامی تاریخیں بھری پڑی ہیں۔ جن میں سے آج ہم "نمونتہً" ایک واقعہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

بیان شروع کرنے سے پہلے ایک ضروری بات بتا دیں۔ تاکہ واقعہ کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ وہ یہ کہ اس وقت ان عیسائیوں یہودیوں۔ آتش پرستوں اور ہندوؤں سے (کیونکہ سندھ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت میں شامل تھا۔) جو مسلمانوں کے مقبوضہ ممالک میں رہتے تھے۔ ایک بہت ہی خفیف سالانہ ٹیکس لیا جاتا تھا۔ جس کا نام "جزیہ" تھا۔ یہ ٹیکس ادا کرنے کے بعد حکومت ان غیر مسلموں کے مالوں ان کی جائدادوں۔ ان کی جانوں اور انکی عزت کی حفاظت کی ذمہ دار ہو جاتی تھی۔ کوئی بادشاہ ان پر حملہ کرے۔ یا کوئی دشمن (خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو) انہیں تکلیف دے تو حکومت کا فرض تھا۔ کہ ان کی مدد اور مدافعت کرے۔ وہ ایک خفیف ٹیکس دیکر بے فکری کے ساتھ آرام سے گھروں میں پاؤں پھیلا کر سوتے تھے۔ اور مسلمان ان کی ہر قسم کی حفاظت کرتے تھے۔ پھر یہ جزیہ ہر شخص سے لیا بھی نہیں جاتا تھا۔ بلکہ بہت معذور اپاہجوں۔ بوڑھوں اور گرجا کے پادریوں سے وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ اس شخص یا قوم سے بھی نہیں لیا جاتا تھا۔ جو مسلمانوں کے ساتھ ہوکر دشمن کا مقابلہ کرے۔ اس جزیہ کی وصولی کا ایک بہت بڑا عجیب قانون یہ تھا۔ کہ اگر کسی وجہ سے ایک سال وصول نہ ہو سکتا۔ تو دوسرے سال اکٹھا دو سال کا وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ صرف ایک ہی سال کا دینا پڑتا تھا۔ اور ایک سال کا چھوڑ دیا جاتا۔ غیر مسلموں میں سے جو شخص اپنی خوشی سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے مسلمان ہو جاتا تھا۔ اسے جزیہ معاف ہو جاتا تھا کیونکہ مسلمانوں کو زکوٰۃ اور دوسرے ٹیکس ادا کرنے پڑتے تھے) حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں بھی جزیہ کے متعلق یہ قوانین تھے۔

منجملہ اور ممالک کے مصر کا وسیع ملک بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زیر نگیں تھا۔ جس کے باشندے بالعموم عیسائی تھے۔ آپ نے وہاں زریق بن حیان نامی ایک شخص کو گورنر بنا کر بھیجا۔ اور ہدایت کر دی۔ کہ لوگوں پر عدل و انصاف سے حکومت کرنا۔ رعایا پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا۔ رحم اور مروت کو اپنا شعار بنانا خصوصاً غیر مسلموں کے نہائت رواداری اور حسن سلوک سے پیش آنا اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا۔ اس شخص میں یا تو شے لطیف کی کمی تھی یا وفاداری دکھا کر دربار سلطانی میں تقرب حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال کچھ بھی ہو۔ تھوڑے دنوں تو اس نے اطمینان کے ساتھ حکومت کی۔ پھر جو شیطان نے انگلی دکھائی تو اپنے کسی دوست کے بہکانے میں آکر ایک عرضداشت دربار خلافت کو بھیجی۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

"یا امیر المومنین! ایک بہت ضروری اور اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ بکثرت لوگ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جزیہ کی آمدنی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ کیونکہ جو غیر مسلم مسلمان ہو جاتا ہے۔ از روئے قانون وہ جزیہ سے مستثنےٰ ہو جاتا ہے۔ اخراجات برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور آمدنی برابر گھٹ رہی ہے۔ اگر لوگوں کے قبول اسلام کی یہی حالت رہی تو خزانہ میں پھوٹی کوڑی بھی باقی نہ رہے گی۔ امسال بھی میں نے حارث بن ثابت سے ۲۰ ہزار دینار قرض لے کر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ادا کی ہیں۔ اس مشکل کا حل اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ (۱) یا تو عام اعلان کر دیا جائے کہ آئندہ کوئی شخص مسلمان نہ ہو (۲) ممانعت کرنی خلاف مصلحت ہو تو پھر قانون بنا دیا جائے کہ آئندہ نومسلموں سے بھی جزیہ لیا جایا کریگا (۳) یا جزیہ کی مقدار بڑھا کر دگنی کر دی جائے تاکہ کمی کی کچھ تو تلافی ہو۔ جو کچھ رائے عالی ہو اس سے مطلع فرمایا جائے۔ تاکہ اس کے مطابق کارروائی کی جائے۔

جس وقت یہ عجیب و غریب عریضہ بارگاہ خلافت میں پہونچا۔ اور حضرت امیر المومنین نے اسے پڑھا تو مارے غصہ کے چہرہ سرخ ہو گیا اسی وقت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھا جو حسب ذیل تھا۔

"میں سمجھتا تھا تجھ میں فہم و فراست کا کچھ مادہ ہوگا۔ لیکن تو نرا کم عقل ثابت ہوا۔ اے عقل کے دشمن! کیا خدا نے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں اس لئے بھیجا تھا۔ کہ لوگوں پر ٹیکس لگائیں۔ اور ان سے خراج وصول کریں۔ یا اس لئے آنحضور مبعوث ہوئے تھے کہ راہ سے بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم کیطرف راہ نمائی فرمائیں۔ کیا یہ خدا کے غضب کو بھڑکانے والی بات نہ ہوگی۔ کہ میں حکم دے دوں۔ کہ آئندہ کوئی مسلمان نہ ہو۔ تیری عقل کو کیا ہو گیا ہے؟ بجائے اس کے کہ تو لوگوں کو تبلیغ اسلام کرتا الٹا انکو اسلام سے روکنے کی تدبیریں سوچ رہا ہے، نومسلموں سے جزیہ لینے یا جزیہ کی مقدار بڑھا دینے کا جو مشورہ تو نے مجھے دیا ہے۔ اسکے نتیجہ میں تجھ پر ہزار مرتبہ خدا کی پھٹکار ہو۔ بدبخت تو نے کیسا برا مشورہ دیا۔ جو بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ میں کون ہوتا ہوں کہ اسکا اقدام کروں۔ اور آنحضرتؐ سے انحراف کروں۔ مجھے تو بے انتہا خوشی ہوگی۔ اگر ممالک مفتوحہ کے تمام باشندے آنحضور کی غلامی میں داخل ہوکر مسلمان ہو جائیں۔ چاہے بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہ رہے۔

میں تیری اس جاہلانہ تحریر کو ہتک رسول اور توہین مذہب سمجھتا ہوں۔ اور حکم دیتا ہوں۔ کہ تجھے ۳۰ کوڑے مار کر حکومت سے معزول کر دیا جائے۔ تیری جگہ دوسرا آدمی بھیج رہا ہوں۔ جو حکم کی تعمیل کرے گا۔ اور حکومت مصر کا کام خدا اور رسول کی مرضی کے مطابق سرانجام دے گا۔"

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حکم کی تعمیل ہوئی اور بھرے دربار میں گورنر مصر کے تیس کوڑے لگائے گئے۔

اسی زمانہ میں جراح بن عبداللہ گورنر خراسان کا خط آیا۔ کہ "لوگ جاہ عزت حاصل کرنے۔ مسلمانوں کی نظروں میں اعزاز پانے۔ جزیہ سے بچنے۔ یا محض مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔ کیا اس قسم کے تمام نومسلموں کا امتحان کر لیا جایا کرے۔ کہ انہوں نے ختنہ کرائی یا نہیں؟ اس سے آسانی سے پتہ لگ جایا کرے گا۔ کہ کون آدمی دل سے مسلمان ہوا ہے۔ اور کون لالچ میں آکر؟

خلیفہ نے تحریر پڑھی تو جواب لکھوایا۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے داعی الخیر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ نہ کہ ختنہ کرانے والے یہ نہائت لغو بات ہے۔ آئندہ کوئی ایسی بیہودہ عرضی بارگاہ خلافت میں نہ آئے۔ کیا تو لوگوں کا دل چیر کر دیکھ لیتا ہے۔ کہ کون آدمی حقیقتہً مسلمان ہوا ہے۔ اور کون محض لالچ اور خوشامد میں اسلام قبول کر رہا ہے۔ ہم صرف ظاہری حالت اور ظاہری قول کو دیکھنے والے ہیں اور اسی پر ہمیں حکم لگانا چاہیئے۔ باطن کا حال نہیں معلوم ہے۔ نہ ہمیں اسکی ٹوہ میں رہنا چاہیئے۔ پس خبردار ہرگز کسی شخص کے اسلام کا امتحان ختنہ سے نہ کرنا۔ جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہو۔ ہمارا ذبیحہ کھا لیتا ہو۔ اور ہمیں السلام علیکم کہتا ہو۔ وہ مسلمان ہے اور کبھی اس کے اسلام میں شک نہ کرنا۔ خدا کی سلامتی اس پر ہو جو ہدایت کی پیروی کرے"

عمر بن عبدالعزیز امیر المومنین از دمشق

(اس مضمون کے لکھنے میں میں نے سیرۃ عمر بن عبدالعزیز مولفہ مولوی مظہر الحق اور تاریخ اسلام مولفہ ذاکر حسین سے مدد لی ہے)

کیا احمدیت کا ایمان جماعت کو گذشتہ قربانیوں سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ نہ کریگا؟

بفضلِ خدا ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال نہم کا چندہ ابتدائے سال میں ادا کر کے سابقون اولون کی صف اول میں آنے کی قابل تعریف اور قابل شکریہ کوشش کی ہے۔ اور جو احباب باوجود جد و جہد کے سابقون کے درجہ اول میں نہ آسکے تھے۔ وہ اب اس تگ و دو میں مصروفِ عمل پائے جاتے ہیں۔ کہ ۳۱ جولائی تک وہ اپنا موعودہ عہد اس لئے پورا کریں۔ کہ سابقون اولون کا دوسرا درجہ تو کم سے کم ان کو میسر آجائے۔

زمیندار احباب پوری توجہ کریں

زمینداروں کی فصل نکل چکی۔ اور ان کی مالی حالت شہری احباب سے بہت بہتر ہے۔ اور ان کو اپنے امام کا ارشاد بھی یاد ہوگا۔ میں ان کی یاد کو تازہ کرنیکے لئے وہ ارشاد ذیل میں دیتا ہوں۔

"زمیندار دوست کوشش کریں۔ کہ جون کی تیس تاریخ یا جولائی کی پندرہ تاریخ تک اپنا چندہ ادا کر دیں۔ اس عرصہ میں ان کی فصل فروخت ہو جائے گی۔ اور انہیں اپنی رقم ادا کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔"

عام خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ فصل کا وہ حصہ جو زمیندار فروخت کرنا چاہتے تھے۔ وہ فروخت کر کے زمینوں کے خریدنے اور معاملہ سرکاری کے ادا کرنے میں لگا چکے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے کئے ہوئے وعدہ کو ۱۵ جولائی تک ادا نہ کر دیں۔ چونکہ شہری جماعتوں کی فہرست ۳۱ جولائی تک ادا کرنیوالوں کی دعا کے لئے پیشِ حضور کرنا ہے اس لئے زمینداروں کے نام بھی ۳۱ جولائی تک پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر زمیندار جس نے خدا کے لئے وعدہ کیا ہے۔ وہ ۳۱ جولائی تک ادا کر لینے میں غفلت سے

کام نہ لے۔

تحریک جدید کی قربانی اور بیرون ہند

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے بارے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ انکی میعاد وعدہ ۳۰ اپریل ہے۔ گو بعض احباب وعدہ کے ساتھ ہی اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ لیکن جن جماعتوں اور افراد کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں پہنچ جائے گا۔ خواہ بصورت چیک۔ ڈرافٹ یا بصورت پوسٹل آرڈر بمہ وغیرہ کے ایسے تمام افراد سابقون اولون کی صف اول میں ہوں گے۔ اور ان کے نام انشاء اللہ تعالیٰ "خدا کے موعود خلیفہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے

الحمد للہ کہ اس اعلان پر بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد خاص توجہ دے رہے ہیں کارکنان اور احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور ذیل میں کچھ کیفیت درج کی جاتی ہے۔

(۱) جماعت ممباسہ مشرقی افریقہ کا وعدہ سال نہم ۱۸۸۴ شلنگ ہے بکرٹری مال تحریک جدید گنائی اللہ دتا صاحب بہ تفصیل ذیل رقم ارسال فرماتے ہیں۔ بابو محمد عالم و محمد افضل صاحبان ۷۹۵ شلنگ اہلیہ صاحبہ بابو محمد عالم صاحب ۴۵۔ مرزا عبد الغنی صاحب ۳۲۔ نعمت اللہ خاں صاحب ۱۶۔ عبد السلام صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ نے سال ششم تا سال نہم ۲۱۸ شلنگ ادا کئے۔ یہ وہ صاحب ہیں۔ جنہوں نے سال چہارم میں ۱۵۰۔ اور سال پنجم میں ۵۱ شلنگ ادا کر دئے تھے۔ مگر وہ بوجہ کمزوری شامل نہ رہے۔ اب جب ان کو تحریک جدید کی اہمیت معلوم ہوئی۔ اور گنائی صاحب نے ان کو تحریک کی۔ تو آپ نے سال ششم تا سال نہم ۲۱۸ شلنگ ارسال کئے۔ اور لکھا ہے۔ کہ سال اول۔ دوم۔ سوم کے بھی باقاعدہ ادا کریں گے۔ چونکہ ہر شخص جو کسی نہ کسی معذوری سے شامل نہیں ہو سکا۔ اور اب اس کی معذوری دور ہو چکی ہے شامل ہو سکتا ہے۔ اور پورے نو سال ادا کر کے پانچہزاری فہرست میں آسکتا ہے۔ گنائی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ باقی رقم سال نہم کی ۶۷۰ شلنگ ہے۔ جو عنقریب ارسال ہوگی۔

(۲) جماعت نیروبی کا وعدہ ۵۲۲۳ شلنگ کا تھا۔ تحریک جدید کے سکرٹری مال ماسٹر محمد اکرم خاں صاحب غوری ہیں۔ جو نہایت محنت اور تن دہی سے کام کرنے والے ہیں وہ آج تک ۳۹۸۸ شلنگ داخل کر چکے ہیں۔ جو قریباً ۷۷ فی صدی ہے۔ کارکنان اور احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیروبی مشرقی افریقہ کی جماعتوں میں سب سے بڑی اور اور مرکزی جماعت ہے۔ باوجود بڑی جماعت ہونیکے میعاد وعدہ گزرنے کے تین ماہ کے اندر اندر ۷۷ فی صدی احباب کے اخلاص اور کارکنان کی محنت اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ پس وہ بڑی جماعتیں جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کو ۵۰ فی صدی تک بھی ادا نہیں کیا۔ فوری توجہ کریں۔ کیونکہ سال کا آخیری وقت قریب آگیا۔ کام بہت ہے اور وقت تھوڑا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ فیل ہو جائیں۔ اور ان کے لئے حسرت و ندامت کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔

پس ہندوستان اور بیرون ہند کی بڑی بڑی جماعتیں بھی خاص توجہ کریں۔ نیروبی کے احباب سے یہی امید ہے کہ باقی ۲۳ فیصدی چندہ بھی وہ ۳۱ جولائی تک داخل کر لیں گے۔

(۳) مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا۔ تحریک جدید کا کام کرنے میں ایک خاص دوست ہیں۔ آپ ایک سال نہم کا ۱۴۴۳ کا ڈرافٹ ارسال کرتے ہوئے حضرت کے حضور رقم کرتے ہیں۔ مجاہدین کی اکثریت ایفاء عہد کر کے سابقون اولون کے زمرہ میں داخل ہو چکی ہے۔ قاری محمد یٰسین خاں صاحب مع خورشید بیگم و شریفہ بیگم ہمشیرگان ۱۲۵۔ سردار بشارت احمد صاحب ۱۱۸۔ ڈاکٹر ماحمد دین صاحب ۵۲۰۔ ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار ۲۰۱۔ مولوی عبد الکریم صاحب ڈار غلام احمد صاحب مرحوم کے ۲۴۳۔ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب ۱۸۰۔ مختار احمد صاحب کے والدین واہل و عیال

۲۷۸ ۳۵۰

غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب۔

اب ۴۶۰ شلنگ باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رقم کی ادائیگی کی طرف الفار کرے۔ اور حضور کی خدمت میں خصوصیت سے مندرجہ بالا احباب کے لئے خاص طور پر دعا کی عرض ہے بالخصوص اس عاجز و نا بکار و پُر معصیت کے لئے۔ کہ جس کا سارا کام ہی حضور کی دعا اور توجہ سے ہو رہا ہے۔

حضور! قاری محمد یٰسین خاں صاحب نے سال دہم کا چندہ ۲۵۰ شلنگ جو ان کے سال نہم سے ڈبل اور ان کی ایک ماہ کی آمدنی کے برابر ہے۔ دفتر محاسب میں ذاتی امانت میں داخل کرا دیا ہے۔ تا ندائے امام سنکر فی الفور لبیک کہہ سکیں۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس سے بہت زیادہ دیں گے۔ احباب کو یاد رہے۔ کہ جو دوست نو سال پورے ادا کر چکے ہیں۔ وہ اب دسویں سال کے لئے ابھی چندہ تحریک میں "سال دہم" کے نام سے جمع کروا رہے ہیں۔ کیونکہ آئندہ سالوں کا چندہ پیشگی جمع کرا دینا جائز اور درست ہے۔ اور اس کی روک نہیں۔ پس قاری صاحب یا ایاز صاحب سال دہم کا چندہ پیشگی تحریک جدید میں جمع کر سکتے ہیں۔ جس قدر رقم سال دہم کی داخل ہوگی۔ وہ جس دن حضور سال دہم کی تحریک فرما دیں گے۔ اس دن تفصیل وار حضور کے پیش کی جائیگی۔ فنانشل سکرٹری)

ڈاکٹر احمد الدین صاحب بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک [illegible] شلنگ سال دہم ادا کریں گے۔ اسی طرح دیگر احباب سے بھی امید رکھتا ہوں۔ کہ اپنی ایک ماہ کی آمد کامل بلکہ اس سے بھی زیادہ دیں گے۔ میری اپنی نیت دو ماہ کی آمد بلکہ اس سے کچھ زیادہ ادا کرنے کی ہے۔ وباللہ التوفیق

بالآخر شہری۔ زمیندار اور بیرون ہند کی جماعتوں کے کارکنوں اور افراد سے گذارش ہے۔ کہ وہ ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ سو فی صدی مرکز میں داخل کر لیں۔ اس تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ ارشاد پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ فرمایا:۔

اسلام اور احمدیت پر دشمن کا حملہ اور جماعت کا فرض

"اس وقت جماعت پر اس کے دشمنوں نے ایک سخت حملہ کیا ہے۔ اور حکومت کے کل پُرزے بھی اس میں شامل معلوم ہوتے ہیں۔ احمدیت کے لئے پھر ایک ابتلاء کی

صورت پیدا ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کے دلی دشمن جو اس کے ملازموں میں شامل ہیں۔ انہیں ہماری جنگی خدمات نہیں بھاتیں۔ اور چونکہ کھلا مقابلہ وہ نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے اوچھے ہتھیاروں سے کام لینا شروع کیا ہے۔ چند دنوں تک حقیقت واضح ہو جائے گی۔ میں زندہ رہوں یا مروں جماعت کی عزت کی حفاظت کے لئے آپ لوگوں کا ہر قربانی کرنا فرض ہے۔ کیا پچاس سال شکست کھا کر دشمن اب غالب آجائیگا؟ کیا آج احمدیت کا ایمان جماعت کو گذشتہ قربانیوں سے زیادہ قربانیاں پیش کرنیکے لئے آمادہ نہ کرے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر شخص کہیگا۔ کہ ضرور ضرور۔ اور آسمان آپ کی آواز پر تصدیق کریگا۔ اور احمدیت کے پوشیدہ دشمن ایک دفعہ پھر منہ کی کھائیں گے۔ اچھا خدا حافظ۔ آج بھی اور ہمیشہ ہی۔ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ بہادر بنو۔ اور کسی انسان سے نہ ڈرو سوائے خدا کے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو!!! اپنے امام کا تازہ فرمان پڑھ لیا۔ اخلاص اور ایمان کا وہ مظاہرہ اپنے امام کے حضور پیش کرو۔ جو ایک مومن کی شان کے شایان ہے۔ اور جن گذشتہ قربانیوں کا عہد کیا ہے۔ اسے ۳۱ جولائی تک ادا کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام

(خاکسار خانشل سکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۵۸ منکہ اللہ بخش ولد کرم الٰہی قوم جھمٹ پیشہ موچی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۱۶ء ساکن لبے ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ پندرہ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم

العبد:۔ موصی اللہ بخش ولد کرم الٰہی ساکن لبے بقلم خود
گواہ شد:۔ علی محمد موصی صحابی موضع گکھانوالی بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمود احمد موصی موضع گکھانوالی ضلع سیالکوٹ بقلم خود محمود احمد۔

نمبر ۶۸۴۴ منکہ فیض احمد ولد چوہدری خواجہ محمد صاحب قوم جٹ چوہڑ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۲/E.B ڈاکخانہ چک ۱۲۰/۹۰ بلا ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) اراضی زرعی پچیس بیگہ قسم چاہی و نہری یک فصلہ جدی ملکیت رقبہ واقعہ موضع کوٹ ٹکے شاہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات قیمتی اندازاً ۲۵۰۰/-

(۲) اراضی زرعی آٹھ بیگہ قسم چاہی رقبہ واقع موضع کوٹ ٹکے شاہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات جو میرے پاس بالعوض مبلغ ۸۰۰/- روپے رہن باقبضہ ہے۔

(۳) مکان رہائشی واقع موضع کوٹ ٹکے شاہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات قیمتی اندازاً ۵۰۰/- روپے

اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲- اس جائیداد کے علاوہ مجھے دو مربعہ اراضی بطور عطیہ منجانب سرکار رقبہ واقعہ موضع چک ۲۲/E.B تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری ملی ہوئی ہے ابھی تک اس کے حقوق ملکیت مجھے عطا نہیں ہوئے۔ اسکی قیمت باقساط ادا کر رہا ہوں۔ اس سے اور عہدہ نمبرداری کے عطیہ نصف مربعہ اور فیس نمبرداری سے موجودہ وقت میں اندازاً ۵۰۰/- روپیہ سالانہ مجھے آمد ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ آمد کو فصل ربیع اور فصل خریف پر باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔

۳- میری وفات پر اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۴- اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ العبد:۔ فیض احمد نمبردار بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر چوہدری نذیر احمد انچارج ڈسپنسری۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۸۴۲ منکہ محمد حسن تلج ولد تاج محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ احسان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ماہوار تنخواہ جو کہ ۹۹/- روپے ہے پر گذارہ ہے۔ میں اس ماہوار آمد کے ۱/۸ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی بیشی کے ساتھ اس ۱/۸ حصہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی۔ اگر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کوئی جائداد مجھے عطا فرمائی۔ تو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور نیز میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے آٹھویں حصے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ ہاں اگر اپنی پیدا کردہ جائیداد کا کوئی حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ حصہ انجمن کے آٹھویں حصہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ خاکسار محمد حسن تاج حال فیروز پور شہر
گواہ شد:۔ محمد جمیل خان محاسب جماعت احمدیہ فیروزپور شہر

۲- اگست کو وی۔ پی ارسال ہوں گے۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرماویں

لنڈن ۲۵ جولائی۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک ہزار سے زائد برطانی طیاروں نے جن کے ساتھ لڑاکے طیارے بھی تھے۔ جرمن یو بوٹوں کے سب سے بڑے بحری مستقر ہمبرگ پر حملہ کیا۔ برطانی طیارے ہمبرگ پر چھاگئے اور انہوں نے ہمبرگ کو اپنی پرچھاؤں میں لیکر بمباری شروع کردی۔ برطانی بمباروں نے ہمبرگ کی فیکٹریوں ای بوٹوں اور یو بوٹوں کے اڈے۔ بندرگاہ کی گودیوں۔ واٹر ٹوسوں۔ رصد گاہوں۔ مواصلات کے مراکز پر ۲۳۰۰ ٹن بم گرائے۔ بمباری کیوجہ سے اس قدر خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ کہ کئی سو میل سے نظر آتی تھی۔ ہمبرگ یورپ میں لنڈن کے بعد دوسرے درجہ کی بندرگاہ ہے۔ جرمنی میں جسقدر آبدوزیں تیار کی جاسکتی ہیں۔ ان کا ⅓ حصہ ہمبرگ کے جہازی یارڈوں میں بنتا ہے۔ اس کی گودیاں کئی میلوں میں پھیلی چلی گئی ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے اتنا بڑا اور خوفناک فضائی حملہ کسی مقام پر نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پیرس میں مقیم جرمن فوجوں کے جرنیل کو پیرس کے قوم پرست فرانسیسی نوجوان نے قتل کردیا ہے۔ جرنیل موصوف اپنی موٹر میں سوار ہونے والا تھا۔ کہ نوجوان فرانسیسی نے ان پر گولی چلادی۔ فرانس کے دوسرے حصوں میں بھی جرمن فوج پر حملے ہو رہے ہیں۔ سپاہیوں کو بھری ہوئی بسیں اور لاریاں اڑائی جارہی ہیں۔

ماسکو ۲۵ جولائی۔ مارشل سٹالین نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جرمنوں نے ۵ جولائی کو اوریل۔ کرسک اور بیلوگراڈ کرسک محاذ پر حملہ شروع کیا تھا۔ یہ حملہ موسم گرما کا بڑا حملہ تھا۔ تمام حملوں میں سترہ ٹینک ڈویژنوں۔ تین موٹر سوار ڈویژنوں۔ اور اٹھارہ پیادہ ڈویژنوں نے حصہ لیا۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۵ جولائی سے لیکر ۲۳ جولائی تک ستر ہزار جرمن افسر اور سپاہی ہلاک ہوئے۔ ۲۹۰۰ جرمن ٹینک ۱۹۵ خود بخود چلنے والی توپیں۔ ۸۴۴ میدانی توپیں۔ ۱۳۹۲ جرمن طیارے۔ اور پانچ ہزار لاریاں برباد کردی گئیں۔

واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ امریکہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتے امریکہ میں ۶ جہازوں کو سمندر میں تیرانے کی رسم ادا کی گئی۔ پرل ہاربر کے واقعہ کے بعد اس وقت تک امریکہ میں ۵۸ جہازوں کو سمندر میں تیرانے کی رسم ادا کی جاچکی ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ!

چنگ کنگ ۲۵ جولائی۔ کل ایک سو کے قریب جاپانی طیاروں نے صوبہ ہنان کے چار مختلف مقامات پر بمباری کی۔ مگر امریکن طیاروں نے ان میں سے ۳۰ کو برباد کردیا یا سخت نقصان پہنچایا۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ سر محمد نواز خاں ایم ایل اے پنجاب نے مسٹر جناح سے سکندر جناح پیکٹ کی تشریح کی درخواست کی تھی۔ مسٹر جناح نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ جناح سکندر پیکٹ کے فی الفور بعد یونینسٹ پارٹی ختم ہوگئی تھی۔ پیکٹ کا مطلب یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی قائم کی جائے گی۔ اور اس پارٹی کو آل انڈیا مسلم لیگ اور پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے زیر اثر رکھا جائے۔ ملک خضر حیات خاں نے مسلم لیگ پارٹی قائم کرلی ہے۔ سر محمد نواز خاں نے اپنے بیان کے آخر میں کہا ہے کہ پنجاب میں کوئی یونینسٹ پارٹی موجود نہیں ہے۔ پنجاب میں مسلم لیگ پارٹی بن چکی ہے۔

دہلی ۲۶ جولائی۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر دیش مکھ نے ایک تحریک التوا پیش کی۔ تا اس امر پر بحث کی جاسکے۔ کہ ریلوے حوادث کے موقعہ پر طبی انتظامات تسلی بخش نہیں ہوتے۔ جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے یقین دلایا کہ حکومت خود اس سوال پر غور کرے گی تحریک رائے شماری کے بغیر گرگئی۔

بمبئی ۲۶ جولائی۔ آج مسٹر جناح پر حملہ کیا گیا حملہ آور ملاقات کے بہانہ سے آیا۔ اور چھرے سے آپ پر حملہ کردیا۔ ٹھوڑی اور ہاتھ پر خفیف زخم آئے۔ فوراً پولیس بلائی گئی اور حملہ آور گرفتار کرلیا گیا۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ یہ بزدلانہ حملہ کرنے والا مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ صبر سے کام لیں۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسولینی نے اٹلی کی ڈکٹیٹر شپ سے استعفے دیدیا ہے۔ اور شاہ اطالیہ نے اسکی بجائے مارشل بڈوگلیو کو گورنمنٹ کا ہیڈ مقرر کردیا ہے۔ مارشل بڈوگلیو نے ملک میں مارشل لا کا اعلان کردیا ہے اور کہا ہے کہ کسی قسم کے مظاہروں کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ ملک میں قیام امن کا انتظام فوجی افسروں کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ تین سے زیادہ آدمی جمع نہیں ہوسکتے۔ غروب آفتاب سے اس کے طلوع ہونے تک کسی شخص کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ اسلحہ اور کارتوسوں کی بکری بند کردی گئی ہے۔ اہل برطانیہ کی طرف سے اٹلی کے لوگوں کے نام ایک پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ انہیں ایک ایسے لیڈر سے نجات مل گئی ہے جو ۲۱ سال ان کی غلط رہنمائی کرتا رہا۔ جب تک ایک ایک جرمن کو اٹلی سے نکال نہیں دیا جاتا۔ اہل اٹلی اور اہل برطانیہ کا کام ختم نہیں ہوتا۔

نیویارک ریڈیو نے اہل اٹلی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدیں۔ اتحادیوں کی شرائط یہ ہیں۔ کہ فاسسٹ نظام اور اس کی محافظ فوجیں بلاشرط ہتھیار ڈالدیں۔ اور اہل اٹلی سوائے فاسسٹ کے جو نظام حکومت اپنے لئے چاہیں تجویز کرلیں۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ برطانی طیاروں نے ایسن پر جہاں جرمنی کے بہت سے جنگی کارخانے ہیں۔ بڑے زور کا حملہ کیا۔ کولون پر بھی حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ روم ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل بڈوگلیو نے نئی وزارت مرتب کرلی ہے جس میں زیادہ تر سرکاری لوگ ہیں۔ کئی مقامات پر لوگوں نے مظاہرے کئے۔ اور اس تغیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ ابھی تک ٹھیک معلوم نہیں۔ کہ مسولینی کہاں ہے۔ شنبہ کے روز اس نے فیسسٹ گرینڈ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ جنگ کے بعد کونسل کا یہ پہلا جلسہ تھا۔ جرمنوں نے مسولینی کے استعفے پر کوئی اظہار رائے نہیں کیا۔ کل برلن میں ایک سرکاری افسر نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ اس استعفے کا ہٹلر کے ساتھ مسولینی کی حال کی ملاقات کا کوئی تعلق نہیں۔ اس نے اس کو خرابی صحت پر مبنی بتایا

واشنگٹن ۲۷ جولائی۔ امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مسولینی کے استعفے کے بعد اتحادیوں کی اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ محوریوں سے بلاشرط ہتھیار ڈلوائے جائینگے۔ آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا امریکن گورنمنٹ اب شاہ اٹلی سے جنگ کو بند کردینے کے بارہ میں بات چیت کرے گی۔ آپ نے کہا۔ ابھی اس بارہ میں کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ سسلی کے مشرقی کونے کی طرف اتحادی افواج برابر بڑھ رہی ہیں۔ اب تک ستر ہزار محوری قید کئے جاچکے ہیں۔ ان میں سے پچاس ہزار کو امریکنوں نے قید کیا ہے۔ کٹانیہ میں جرمن برابر کمک پہونچا رہے ہیں۔ نیز بارودی سرنگیں بچھاتے اور خندقیں کھود رہے ہیں۔ دشمن کی ڈیفنس لائن پر اس وقت تین اطالوی اور ساڑھے تین جرمن ڈویژن ہیں۔ مسینا کے محاذ پر جرمنوں نے انتیسواں موٹر سوار ڈویژن بھی بھیجدیا ہے کینیڈین فوجیں اٹینا کے مورچوں کی طرف برابر بڑھتی جارہی ہیں۔ کل دشمن کے طیاروں نے مالٹا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر ان میں سے چھ کو گرالیا گیا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ وشی ریڈیو سے اعلان ہوا ہے۔ کہ کل لاوال اور پیتاں نے جرمن کمانڈ سے الگ الگ ملاقات کی۔

ماسکو ۲۷ جولائی۔ روسیوں نے اوریل کے محاذ پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ہورہی ہے۔ اور وہ تین سے ساڑھے پانچ میل تک آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور ۷۰ سے زیادہ بستیوں پر بھی انہوں نے قبضہ کرلیا ہے دریائے ادکا کے مغربی کنارے پر بھی انہوں نے بہت سی بستیاں دشمن سے چھین لی ہیں۔ بیلگراڈ اور خارکوف کے درمیان روسیوں نے اپنے مورچے اور بھی زیادہ مضبوط کرلئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ کل امریکن طیاروں نے ہمبرگ پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس کے علاوہ ولہیم شاون کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں دشمن کے پچاس سے زیادہ فائٹر گرادیئے گئے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ مسولینی کے مستعفی ہونے کی خبر پہلے دی جاچکی ہے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو یہ شخص میلان سے تیس ہزار فاسسٹوں کے ساتھ روم میں داخل ہوا۔ اور پارلیمنٹ میں جا پہنچا۔ جہاں سب ممبروں نے اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔ اٹلی میں فیسی ازم کا بانی یہی شخص ہے۔ فاشزم اور نازی ازم میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ ہٹلر نے نیشنل سوشلزم کی بنیاد بھی انہی اصول پر رکھی تھی۔ جن پر چل کر مسولینی نے کامیابی حاصل کی تھی۔ جب جرمنی نے لیگ آف نیشنز سے علیحدگی اختیار کی تو اٹلی اور جرمنی میں معاہدہ ہوگیا۔ ۱۴ جون ۱۹۳۴ء کو ہٹلر نے خود مسولینی سے ملاقات کی تھی۔ ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مسولینی نے حبشہ پر حملہ کیا اور زہریلی گیس کی مدد سے ۹ مئی ۱۹۳۶ء کو اس پر قبضہ کرلیا۔ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء کو جاپان بھی اس محور میں شامل ہوگیا۔ ۱۹۳۸ء میں مسولینی نے البانیہ پر قبضہ کرلیا۔ اور ۱۹۴۰ء میں فرانس کی شکست کیوقت اٹلی نے بھی لڑائی میں شرکت کرلی۔ یہ شخص دولت الکبریٰ کی عظمت کے خواب دیکھتا تھا۔ اور یونان۔ ٹرکی۔